محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَ أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔ (مسند، احمد، دارمی، ترمذی)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا، تم جہاں اور جس حالت میں بھی ہو، اللہ سے ڈرتے رہو، اور ہر برائی کے پیچھے نیکی کرو۔ نیکی برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

حدیث کے یہ الفاظ بڑے مختصر اور اپنے مفہوم میں نہایت جامع ہیں۔ ان میں ایک لفظ "اِتَّقِ اللّٰهَ" ہے، جس کے معنی ہیں، اللہ سے ڈرتے رہو۔ "اِتَّقِ" تقویٰ کے معنی میں ہے۔ تقویٰ شریعت میں تمام نیکیوں کی اصل اور ہر قسم کی اچھائیوں کا مرکزی نقطہ ہے۔ اس کا مطلب ہے، اللہ سے ڈرنا اور اس کے محاکمہ و محاسبہ کی فکر میں رہنا۔

تقویٰ ایک ایسی باطنی کیفیت سے تعبیر ہے، جس کا زندگی کے ظواہر پر یہ اثر مرتب ہوتا ہے کہ اللہ کے احکام کی اطاعت کی جائے اور اپنے آپ کو تمام خواہشوں اور تمناؤں کے ہجوم کے ساتھ کلی طور پر اس کے اوامر کے سامنے جھکا دیا جائے اور جن چیزوں سے شریعت نے روکا ہے یا جن کو گناہ اور معصیت قرار دیا ہے، ان سے دامن بچا کر رکھا جائے اور ہر ممکن طریقے سے معاصی و مصائب کی آلودگیوں سے خود کو محفوظ و مامون رکھا جائے

اگر انسان ظاہری طور پر اس کا پابند ہے اور اپنے کو تقوے کا خوگر بنا لے تو اس سے باطنی [illegible] بھی متاثر ہوتی ہیں اور معاصی سے بھی خود بخود طبیعت میں نفرت و بیگانگی پیدا ہو جاتی ہے، جس [illegible] یہ نکلتا ہے کہ انسان ہر معاملے میں اللہ کی رضا کا پابند ہو جاتا ہے اور جن چیزوں کا ارتکاب از روئے شریعت ممنوع ہے، ان سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible] میں ایک ایسی روشنی ودیعت کر دی جاتی ہے جو نیکی کی طرف اس کی رہنمائی کرتی اور برائی سے [illegible]۔

لیکن انسان کی فطرت اور سرشت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے اور اس دنیا کے حالات کی بناوٹ کچھ اس قسم کی ہے کہ انسان احتیاط کے باوجود گناہ سے ملوث اور برائی کا مرتکب ہو ہی جاتا ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر خطا سرزد ہو جائے تو اس کی تلافی کا طریقہ یہ ہے کہ برائی کے بعد نیکی کر لیا کرو، نیکی برائی کو مٹا دیتی ہے —— قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئٰتِ -

نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں -

حدیث زیرِ تشریح کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ -

اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ-

یعنی لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک رکھو، ان سے میل جول اور معاملات میں نیکی اور اچھائی کا اظہار کرو، سب سے خندہ پیشانی سے ملو اور گفتار و کردار میں ہمیشہ معروف کو پیشِ نگاہ رکھو یہ حقوق العباد میں داخل ہے، اور حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے - نیکی اسی وقت مکمل ہوتی ہے جب اللہ کے حقوق کے ساتھ انسانوں کے حق بھی بہ طریقِ احسن ادا کیے جائیں -

مختصراً یہ یوں سمجھیے کہ اس حدیث میں مندرجہ ذیل تین چیزوں پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے -

۱ — اللہ سے تقویٰ اختیار کرنا -

۲ — برائی کا ارتکاب ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کرنا، تاکہ برائی کا اثر زائل ہو جائے -

۳ — اللہ کی مخلوق سے اچھا سلوک اور بہتر برتاؤ کرنا -